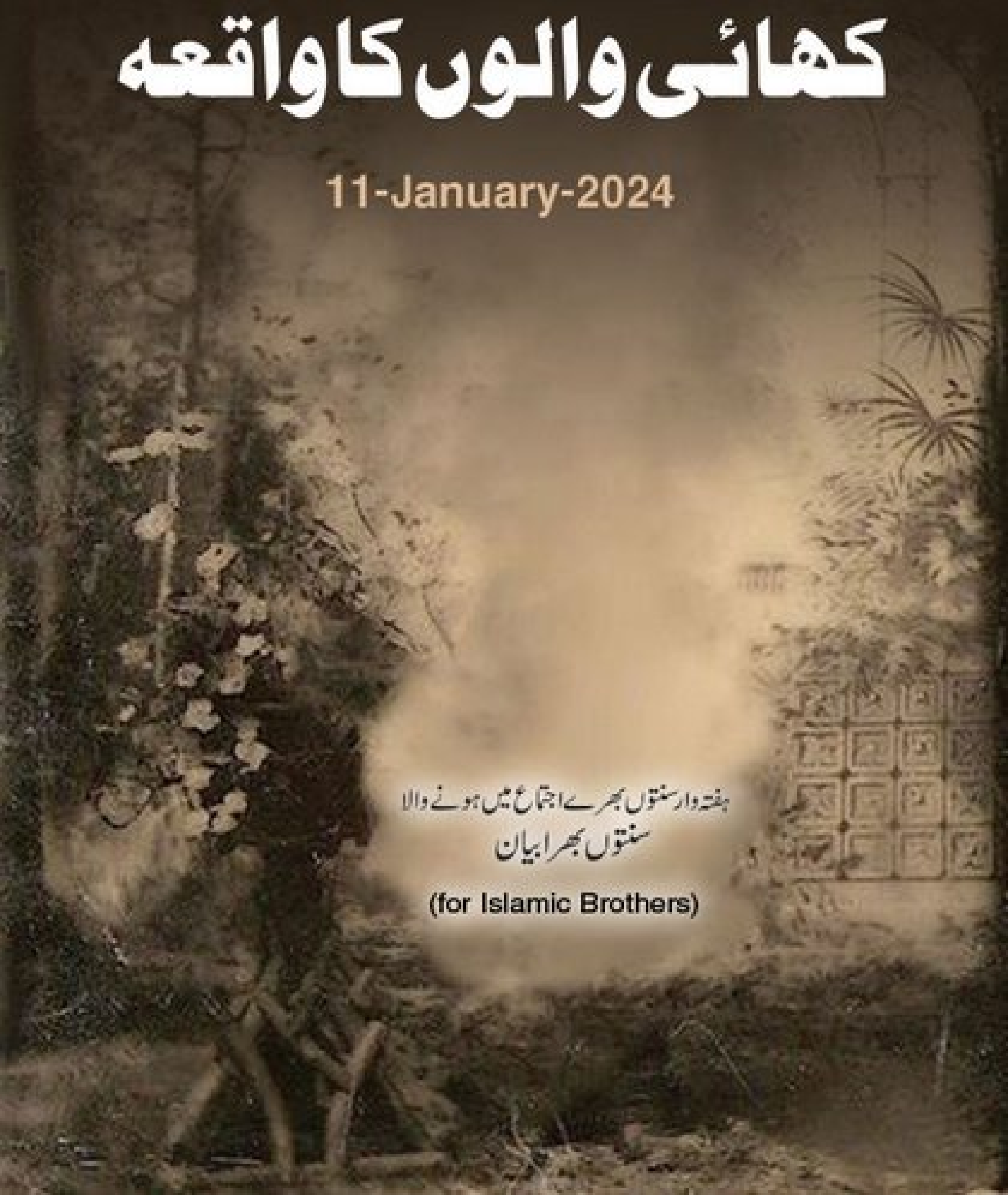

کھائی والوں کا واقعہ

11-January-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

11 جنوری، 2024ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

کھائی والوں کا واقعہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

✿ ... آزمائش پیاروں پر آتی ہے

✿ ...فرشتے نے پانی گرادیا

✿ ...بُرے اور بھلے بندے کی پہچان

✿ ...مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1): وہ شخص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی (Stress) دُور کرے (2): میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3): مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھنے والا۔[1]

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے | ہو اِلٰہی مرا شِعَار درود[2]

وضاحت: یااللہ پاک! ایسی توفیق عطا فرما کہ بیٹھتے، اُٹھتے، سوتے، جاگتے بَس ہر وقت درودِ پاک پڑھتے رہنے کی عادت بن جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

1 ...البدور السافرة، بابُ الاَعْمَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرش، صفحہ: 95۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 124۔

3 ...بخاری، کِتَاب بَدءُ الْوَحی، باب کیف کان بدء الوحی...الخ، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کیلئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پُورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ بُرُوج کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! سُورۂ بُرُوج قرآنِ کریم کی ایک مختصر (**Short**) سُورت ہے، جو 30ویں سپارے میں ہے۔ اس میں صِرف 1 رکوع اور 22 آیات ہیں۔ ستاروں کی منزلوں کو بُرُوج کہتے ہیں، اس سورۂ مُبارکہ کی ابتدا میں بُرجوں والے آسمان کا ذِکر ہے، اس مُناسبت سے اسے سورۂ بُرُوج کہا جاتا ہے۔ اس مُبارک سُورت کی ابتدا میں ایک سبق آموز، عبرتناک اور ایمان افروز واقعہ بیان ہوا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِۙ(۴) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِۙ(۵) اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌۙ(۶) وَّ هُمْ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌؕ(۷) وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِۙ(۸) (پارہ:30، اَلْبُرُوج:4-8)

ترجمہ کنزُ العِرفان: کھائی والوں پر لعنت ہو، بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے۔

کھائی والوں کا واقعہ

اِن آیات میں **کھائی والوں** کا ذِکر ہوا؛ یہ کھائی والے کون ہیں؟ ان کا واقعہ کیا ہے؟ اس کی تفصیل (**Detail**) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب مسلم شریف میں ہے۔ لمبی حدیثِ پاک ہے، اس کا مختصر بیان یُوں ہے کہ پچھلی قوموں میں ایک بادشاہ تھا، جو خُدائی کا دعویٰ کیا کرتا تھا۔ لوگ اس کو اپنا خدا مانتے اور اس کی پُوجا کیا کرتے تھے۔ قُدرت کو اس قوم کی ہدایت منظور ہوئی، چنانچہ اللہ پاک نے اس قوم کے ایک نوجوان کو ہدایت عطا فرمائی، انہیں ایک نیک ایماندار بندے کی صحبت (**Company**) میسر آئی، جس کی بَرَکت سے یہ کَلِمہ پڑھ کر دِینِ حق کا پیروکار بن گیا۔ اللہ پاک نے اس نوجوان کو بلند مقام سے نوازا، انہیں اپنی وِلایَت کا تاج عطا فرمایا اور ان کے ہاتھ پر کرامات کا ظُہور ہونے لگا، ان کی دُعا کی برکت سے اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفَا ملنے لگی، کچھ ہی عرصے میں ان کی شہرت بادشاہ تک بھی پہنچ گئی۔ اب کیا تھا، بادشاہ کا وہ جھوٹا خُدائی کا دعویٰ، اس کا سارا ڈھونگ خطرے میں پڑ گیا۔ اگر ان وَلیُّ اللہ کی دُعاؤں سے اندھوں کو شِفَا ملتی رہتی تو بادشاہ کو خُدا کون مانتا، چنانچہ بادشاہ نے ان وَلِیُّ اللہ کو قتل کرنے کی کوششیں کی مگر

فانُوس بن کے جس کی حفاظت ہَوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خُدا کرے

بادشاہ نے بہت کوششیں (***Efforts***) کیں، کبھی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گِرا دینے کی کوشش کی، وہ بھی ناکام رہی، کبھی سمندر کے درمیان میں گِرا کر پانی میں ڈبو دینے کی کوشش کی، وہ بھی ناکام رہی، آخر ان وَلِیّ کامِل نے خود ہی کہا: اے بادشاہ! اگر تم مجھے شہید ہی کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک طریقہ ہے، ایک کھلے میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو! مجھے کھجور

کے تنے کے ساتھ باندھ دو اور بِسْمِ اللہِ رَبِّ الْغُلَام کہہ کر مجھے تیر مارو!

بادشاہ یہ طریقہ سُن کر بڑا خوش ہوا، فوراً لوگوں کو جمع کیا گیا، ایک کھلے میدان میں کھجور کا تنا لگا کر اس کے ساتھ وَلِیُّ اللہ کو باندھ دیا گیا، اب بادشاہ نے تِیر کمان میں ڈالا، اسے کھینچا اور کہا: بِسْمِ اللہِ رَبِّ الْغُلَام اللہ پاک کے نام سے جو اس نوجوان کا رَبّ ہے۔ یہ کہہ کر بادشاہ نے تیر چلایا، تِیر ان وَلِیِ کامِل کی کَنپٹی پر لگا اور اُن کی رُوح پرواز کر گئی۔

جب لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا کہ وہ بادشاہ جو خُود کو خُدا سمجھتا ہے، اس کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں، آخِر اس نوجوان کے رَبّ کا نام ہی کام آیا تو وہ سمجھ گئے کہ سچّا خُدا یہ بادشاہ نہیں بلکہ اس نوجوان کا رَبّ ہے، چنانچہ سب نے کلمہ پڑھا اور دِینِ حق کے پیروکار ہو گئے۔

اب تو بادشاہ کو بہت ہی غُصَّہ آیا، اس کے دعویٰ خُدائی کا بھانڈا پُھوٹ چکا تھا، لوگ اس کو چھوڑ کر اللہ واحِد و یکتا، ایک خُدائے حقیقی پر ایمان لا چکے تھے، لِہٰذا بادشاہ نے غُصّے سے بپھر کر حکم دیا: گلیوں کے کناروں پر گڑھے کھود کر ان میں آگ جلا دی جائے، بادشاہ کا حکم پُورا کیا گیا، اب بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ جو شخص اپنے دِین سے پھر کر مجھے خُدا نہ مانے، اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ بادشاہ کا یہ حکم بھی پُورا کیا گیا، لوگوں کو اس آگ میں ڈالا جانے لگا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں ایک ننھا بچہ تھا، اُس صاحِبِ ایمان خاتُون کو اپنا تو کوئی خطرہ نہ تھا، البتہ ماں کی مامتا نے جوش مارا اور وہ ماں اپنے بچے کو دیکھ کر ذرا جھجکی (آگ میں کودنے سے ذرا رُکی)، اس پر وہ بچہ بولا: ماں! صبر کر...!! پریشان نہ ہو، بیشک تُو سچّے دِین پر ہے۔[1] پھر وہ بچہ اور اس کی ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔[2]

---

1 ... مسلم، کتاب الزہد والرقاق، باب قصۃ اصحاب الاخدود...الخ، صفحہ:1145، حدیث:3005 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ بُرُوج، زیرِ آیت:4-7، جلد:10، صفحہ:605۔

روایات کے مطابق ظالِم بادشاہ کے اس ظُلم پر اللہ پاک کا غضب جوش میں آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہی آگ جو بادشاہ نے اَہْلِ ایمان کو جلانے کے لئے لگائی تھی، وہ آگ گڑھوں کے کناروں سے نکلی اور اُن ظالموں کو جلا کر راکھ کر دیا۔[1]

قرآنی واقعے سے ملنے والے اَسباق

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک قرآنی واقعہ ہم نے سننے کی سَعادت حاصِل کی، اس واقعہ سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثلاً

(1): مسلمان اور آزمائش

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی طرف سے اَہْلِ ایمان پر امتحان آیا کرتے ہیں، کامیاب (Successful Muslim) مسلمان وہ ہے جو ان امتحانوں میں صبر و شکر کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

یہ ایک بڑا سبق ہے۔ ہمارے ہاں بہت سارے لوگ یہ خیال کرتے ہیں، بعض دفعہ سوال بھی کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اللہ پاک کو مانتے ہیں، اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کَلِمہ پڑھتے ہیں، اللہ پاک کے حُضُور سر جھکاتے، اس کی عبادت کرتے ہیں، اس کے باوُجُود ہم آزمائشوں میں ہیں، مسلمانوں میں غُربت بھی ہے، تنگدستی بھی ہے، آزمائشیں بھی ہیں، اس وقت دُنیا بھر میں مسلمان مختلف قسم کی مشکلات کا بھی شکار ہیں جبکہ غیر مسلموں کے حالات ہماری نسبت بہت اچھے ہیں، وہ مالدار بھی ہیں، ان کی بڑی بڑی بلڈنگز بھی ہیں، ان کے ہاں خوشحالی بھی ہے، سب کچھ ہے۔ آخِر ایسا کیوں؟ اس کا بڑا سادہ سا جواب ہے، **حدیث**

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ:30، سورۂ بُروج، زیرِ آیت:5، جلد:4، صفحہ:590 خلاصۃً۔

شریف میں فرمایا گیا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ دُنیا مسلمان کیلئے قید خانہ جب کہ کافِر کے لئے جنّت ہے۔[1]

اب خُود غور فرمالیں؛ قید خانے میں کیا ہوتا ہے؟ آزمائشیں، مشکلات، تنگیاں ہی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہم مسلمان ہیں تو اس دُنیا میں ہم پر آزمائشیں آئیں گی ہی آئیں گی۔

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ (پارہ:20، العنکبوت:2)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں ہم "ایمان لائے" اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا، اللہ پاک کا قانون ہے۔ بیماری، ناداری، غربت، مصیبت، یہ سب اللہ پاک کی طرف سے آنے والی آزمائشیں ہیں جن سے مُخْلِص اور منافِق ممتاز ہو جاتے ہیں۔[2]

آزمائش پیاروں پر آتی ہے

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بڑا ثواب، بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ پاک کسی قوم سے مَحبّت فرماتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے اللہ پاک

1 ... مسلم، کتاب الزہد والرقائق، صفحہ:1133، حدیث:2956۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:20، سورۂ عنکبوت، زیرِ آیت:2، جلد:7، صفحہ:342۔

کی رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضی ہے۔ [1]

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

وضاحت: یعنی مسلمان ہونا کوئی معمولی بات نہیں، کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخِل ہونے کا مطلب ہے کہ اب بندہ اللہ پاک کی مَحَبّت سے سرشار ہو کر جانثاری کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگانے کو تیار ہے۔

آزمائش آنا بھی رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک وضاحت کر دُوں؛ دُنیا میں اَہْلِ ایمان پر جو مشکلات اور آزمائشیں آتی ہیں، یہ بھی اَصْل میں اللہ پاک کی رحمت ہے۔ اس تعلق سے ایک ایمان افروز روایت سنئے! منقول ہے: دو فرشتے تھے، ایک فرشتہ آسمان سے زمین کی طرف آرہا تھا، دوسرا فرشتہ زمین سے آسمان کی طرف جارہا تھا، دونوں کی آپس میں مُلاقات ہوئی، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ دوسرے نے بتایا: فُلاں شہر میں ایک غیر مُسْلِم رہتا ہے، وہ بہت بیمار تھا، اُس کا آخری وقت بس آنے ہی والا تھا، اس غیر مسلم نے دُنیا میں جتنے اچھے کام کئے تھے، ان سب کا بدلہ اسے دُنیا ہی میں دِیا جاچکا تھا (لہٰذا آخرت کے لئے اس کی کوئی اچھائی باقی نہیں تھی، جس کے بدلے اسے قیامت میں کوئی نعمت ملتی) ہاں! بَس ایک اچھائی باقی تھی۔ زِندگی کی ان آخری گھڑیوں میں اس غیر مسلم کو مچھلی (**Fish**) کھانے کی خواہش ہوئی، چنانچہ مچھلی تلاش کی گئی مگر پُورے شہر میں کہیں مچھلی نہ مِلی، مجھے اللہ پاک

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، صفحہ: 651، حدیث: 4031۔

نے حکم دیا کہ اُس کے لئے مچھلی کا انتظام کر دُوں تاکہ اس کی وہ جو ایک اچھائی باقی ہے، اس کا بھی بدلہ اس دُنیا ہی میں ہو جائے (اور وہ آخرت کے لئے بالکل کنگال اور خالی ہاتھ رہ جائے) چنانچہ میں اس غیر مسلم کے لئے مچھلی کا انتظام (**Arrange**) کرنے گیا تھا۔

اس فرشتے نے اپنی بات پُوری کرنے کے بعد دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ کہا: فُلاں شہر میں ایک مسلمان ہے، اس کا بھی آخری وقت ہے، اُس کے جتنے گُناہ تھے، ان سب کے بدلے اسے آزمائشوں میں مبتلا کیا جا چکا ہے، اب اس کے اعمال نامے میں کوئی گُناہ باقی نہیں ہے، بَس ایک گُناہ رہتا ہے، اپنے آخری لمحات (**Last Moments**) میں اسے پیاس لگی ہے اور وہ پانی پینا چاہ رہا ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس کا پانی گِرا دُوں تاکہ اس آزمائش کے بدلے اس کا آخری گُناہ بھی مٹا دیا جائے اور وہ گُناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر دُنیا سے رُخصت ہو...!!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے میرے رحمٰن و رحیم رَبّ کی...!! ہم اُس کے بندے ہیں، وہ ہمیں خوشیاں عطا کرے یا آزمائش میں رکھے، یہ اس کی رضا ہے، ہر حال میں اس کا احسان ہی ہے مگر قربان جائیے! اس کی رحمت کتنی وسیع ہے، ہم گُنَاہ کرتے ہیں، خُود کو جہنّم کا حقدار بناتے ہیں اور ہمارا قادِر و قیُّوم رَبّ ہم پر آزمائشیں بھیج کر ہمارے گُنَاہ مٹاتا اور ہمارے لئے جنّت کا راستہ آسان (**Easy**) بنا دیتا ہے۔

ایمان پر ثابِت قدم رہئے!

خیر! زِندگی میں آزمائشیں آتی ہیں، غربت بھی آتی ہے، تنگدستی بھی آتی ہے، مشکلات بھی آتی ہیں، پریشانیاں بھی ہوتی ہیں، بعض اوقات ظلم و ستم کا نشانہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ان

حالات میں ہمیں چاہئے کہ صبر سے کام لیں اور سب سے اَہَم ذِمّہ داری (**Responsibility**) جو ایسے وقت میں ہم پر عائِد ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ہم **اپنے ایمان کی بھرپُور حفاظت** کریں۔ ہم نے کھائی والوں کا قرآنی واقعہ سُنا، اس میں ذرا غور کیجئے! بادشاہ جو خُدائی کا دعویٰ کئے ہوئے تھا، وہ سخت ظالِم تھا، اس نے اَہْلِ ایمان پر ظلم ڈھایا، انہیں زندہ ہی آگ میں ڈال دیا، قربان جائیے! ان پختہ ایمان لوگوں نے آگ میں جلنا، جان دینا تو منظور کر لیا مگر اپنے ایمان سے ذرّہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹے، یہاں تک کہ ایک ماں، اپنے ننھے بچے کو گود میں اُٹھائے ہوئے، بچّے سمیت آگ میں ڈال دی گئی، اس نے بھی موت کو تو گلے لگا لیا مگر اپنے ایمان کا سودا نہیں کیا۔

یہ بڑی کمال کی بات ہے، بڑی ہمّت اور حوصلے کی بات ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ایک بندۂ مؤمن اپنے ایمان پر ہمیشہ ثابِت قدم رہتا ہے، تکلیفوں اور مصیبتوں میں گھبرا کر ڈَانواں ڈَول نہیں ہوتا، اس کے دِل میں شک نہیں آتا بلکہ وہ اپنے ایمان پر، اپنے عقیدوں پر، اللہ پاک پر توکل اور بھروسے پر پختہ ہی رہتا ہے، اسے پھولوں کا ہار ملے یا تلوار کا تیز وار ملے، پانی میں غرق کیا جائے یا آگ کے شعلوں میں جھونک دیا جائے، ہر حال میں، ہر صُورت میں استقامت کا پہاڑ بن کر کھڑا رہتا ہے۔

کاش! یہ سعادت، ایسا پختہ ایمان اور یقین ہمیں بھی نصیب ہو جائے، ہمیں بھی دِین پر، اسلام پر، ایمان پر استقامت ملی رہے، کاش! اپنے اِیْمان کی حِفَاظت کی سوچ حقیقی معنوں میں نصیب ہو جائے۔ آہ! اس دَور میں ایمان بچانا سخت دُشوار ہو گیا ہے، عِلْمِ دین کی ایسی کمی ہے کہ اللہ کی پناہ...! ❁ کتنے ایسے ہیں جو گانے گا رہے ہیں، گانا سُن رہے ہیں، جھوم رہے ہیں، حالانکہ اس گانے میں کفریہ اَشْعَار ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں، بَس اپنی مستی میں مَسْت

گنگناتے جاتے ہیں، بڑے مزے سے سنتے جاتے ہیں۔ ویسے بھی گانے میں کُفرِیہ کلمات نہ ہوں تب بھی گانے باجے سُننا، سنانا شیطانی کام ہے اور اس کا اتنا سخت عذاب ہے کہ برداشت نہ ہوسکے گا۔ روایات کے مطابق جو گانے سنتا ہے، روزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا جائے گا۔[1] ❁ بسا اوقات مصیبت آتی ہے، پریشانی آتی ہے، جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو لوگ شکوے کرتے ہیں، شکایتیں کرتے ہیں، بعض نادان تو مَعَاذَ الله! (اللہ پاک کی پناہ) کفریہ جملے بھی بَک جاتے ہوں گے اور دینی معلومات (**Religious Information**) کی کمی کے سبب انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی ہو گی کہ یہ کفریہ جملہ ہے جو دائِرۂ اسلام سے نکال دیتا ہے ❁ بعض نادان غیر مسلموں کے طَور طریقے اپناتے ہیں، اُن کے مذہبی تہواروں (**Religious Festivals**) میں شامِل ہوتے ہیں، کوئی دُنیوی مفاد ہوتا ہے، لالچ ہوتا ہے، پیسے کی حِرص ہوتی ہے اور اس چکر میں مَعَاذَ الله! اِیْمان کی طرف توجہ نہیں ہوتی، خوفِ خُدا کی کمی ہوتی ہے، عشقِ رسول کی کمی ہوتی ہے اور یُوں وہ غیر مسلموں کی صحبت کی وجہ سے، ان کے مذہبی تہواروں میں شریک ہو کر بعض دفعہ ایمان کا سودا کر چکے ہوتے ہیں، کُفر کے اندھے کنویں میں گِر چکے ہوتے ہیں اور ان کو اپنی دَوْلتِ ایمان لُٹ جانے کا اِحْسَاس تک نہیں ہوتا۔

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے | ہو ایمان پر خاتمہ یااِلٰہی![2]

کفر سے نفرت کرنا ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں، یقیناً یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے،

---

1 ... کنزالعمال، کتاب اللھو واللعب والتغنی، جلد:8، ج:15، صفحہ:96، حدیث:40662۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

ہمارا کَلِمہ پڑھنا، مسلمان ہونا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جہنّم سے بچ کر جنّت میں جانے کا ذریعہ بن جائے گا مگر یاد رکھئے! جہنّم سے بچنے اور جنّت کا حقدار بننے کے لئے صِرْف مسلمان ہونا کافِی نہیں ہے بلکہ اِیْمان سلامت لے کر دُنیا سے جانا بھی ضَرُوری ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اِیْمان کی فِکْر کریں، اللہ پاک نے ہمیں اِیمان کی دولت سے نوازا ہے، اس کی قدر بھی کریں، اس کا شکر بھی ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ کفر سے نفرت بھی کرتے رہیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس میں 3 باتیں ہوں، وہ اِیمان کی حلاوت (یعنی مٹھاس) پالیتا ہے (ان 3 میں سے ایک بات یہ ارشاد فرمائی:) وہ اِیْمان کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے، جیسے آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (1)

معلوم ہوا! اِیْمان والا رہنے، اِیْمان کی سلامتی کے ساتھ قبر میں اُترنے اور اس ذریعے سے جنّت کا حقدار بننے کے لئے ضَرُوری ہے کہ **ہم کفر سے ہر دَم نفرت کرتے رہیں۔**

3 بہادر بھائی

علّامہ اِبْنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بڑا ایمان افروز واقعہ ذِکْر کیا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے کہ 3 بہادر اور نوجوان بھائی تھے، یہ تینوں ہی اسلامی لشکر کے ساتھ مل کر جنگ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ یُوں ہوا کہ رُومیوں نے مسلمانوں پر شدید حملہ کیا، اس میں کئی مسلمان شہید اور بہت سارے قید ہو گئے، یہ تینوں بھائی بھی قید کر لئے گئے۔ رُومی بادشاہ دورانِ جنگ ان تینوں کی بہادری دیکھ چکا تھا، چنانچہ بادشاہ نے ان تینوں کو ایک پیشکش کی، بولا: اگر تم اسلام چھوڑ دو تو میں اپنی بیٹیوں کی شادِی تم سے کر دوں گا اور آیندہ بادشاہت بھی

---

1 ...بخاری، کتاب بدء الایمان، باب من کرہ ان یعود فی الکفر...الخ، صفحہ:75، حدیث:21 ملتقطًا۔

تمہارے حوالے کر دُوں گا۔

اب دیکھئے! یہ کتنی بڑی پیشکش ہے...!!شہزادیوں کے ساتھ شادِی، پھر بادشاہت یعنی بغیر کسی محنت کے عزّت، شہرت، مال و دولت بلکہ تاج و تخت بھی مِل رہا ہے مگر قربان جایئے! ان تینوں بھائیوں نے بادشاہ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور جوشِ ایمانی سے لبریز ہو کر سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگے۔

اس پر بادشاہ کو بہت غصّہ آیا، اس نے 3 دیگیں منگوائیں، ان میں تیل ڈال کر آگ پر رکھ دیا گیا، ہر دِن ان تین بھائیوں کو ان دیگوں کے پاس لایا جاتا اور بادشاہ اپنی پیشکش (**Offer**) ان کے سامنے رکھتا کہ اسلام چھوڑ دو میں تم تینوں کو اپنا داماد بھی بنالوں گا اور آیندہ بادشاہت بھی تمہیں ملے گی۔ یہ تینوں بھائی ہر بار بادشاہ کی پیشکش ٹھکراتے رہے۔

آخر تیسرے دِن بادشاہ نے بڑے بھائی کو بُلایا، ایک بار پھر وہی پیشکش کی، جب اس مردِ مجاہِد نے پیشکش قبول نہ کی تو انہیں ابلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا، دیکھتے ہی دیکھتے ان کا سب گوشت پوست جل گیا اور ہڈیاں تیل کی سطح پر تیرنے لگیں۔ بادشاہ نے دوسرے بھائی کو بُلایا، انہیں بھی پیشکش کی گئی، جب وہ نہ مانے تو انہیں بھی کھولتے تیل میں پھینکوا دیا۔

اب تیسرے اور سب سے چھوٹے بھائی کو لایا گیا، قریب تھا کہ انہیں بھی کھولتے ہوئے تیل میں ڈال کر شہید کر دیا جاتا، ایک درباری بولا: بادشاہ سلامت! اگر میں اسے ایمان سے پھیر دُوں تو مجھے کیا انعام ملے گا؟ بادشاہ بولا: میں تجھے اپنی فوج کا سپہ سالار (**Commander**) بنادوں گا۔ چنانچہ وہ درباری اس بہادر نوجوان کو اپنے ساتھ لے گیا اور اپنی نوجوان حسین و جمیل بیٹی کو اس کے ساتھ تنہائی میں چھوڑ دیا۔

یعنی پہلے مال و دولت کا لالچ دے کر ان سے ایمان چھیننے کی کوشش کی گئی تھی، اب حُسن و جمال کا پھندا ڈالا جارہا تھا مگر یہ نوجوان اللہ پاک کا نیک اور باحیا بندہ تھا، 40 دِن بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ وہ حسین و جمیل لڑکی ان کے ساتھ رہی مگر انہوں نے کبھی اسے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا بلکہ ان کا معمول رہا کہ دِن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نوافِل پڑھتے رہتے۔ آخر اس کامِل ایمان والے نوجوان کا کردار، ثابت قدمی اور حیا کو دیکھ کر وہ لڑکی بہت متاثِر ہوئی، اسے ذِمّہ داری دی گئی تھی ایمان چھیننے کی **لیکن مسلمان نوجوان کا اَخلاق دیکھ کر خُود بھی دائرۂ اسلام میں داخِل ہوگئی۔**(1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ان تینوں بھائیوں نے ایمان پر استقامت کا کیسا زبردست مُظاہِرہ کیا، ان کے دلوں میں ایمان کس قدر سمایا ہوا تھا، یہ عشق کے صرف زبانی دعوے کرنے والے نہیں صحیح معنوں میں **مُخلِص عاشقانِ رسول** تھے۔ دونوں بھائی جامِ شہادت نوش کر کے **جَنَّۃُ الفِردَوس** کی نعمتوں کے حقدار بن گئے اور تیسرے نے روم کی حسینہ کی طرف دیکھا تک نہیں اور دن رات اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہا۔

کاش! ہمیں بھی ایمان پر ایسی استقامت نصیب ہو جائے، مشکل آئے، پریشانی آئے، غربت و تنگدستی آئے، لوگ ستائیں، طعنے دیں، کچھ بھی ہو جائے، ہم کبھی بھی ایمان کا سودا نہ کریں۔

مٹا میرے رنج و الم یاالٰہی عطا کر مجھے اپنا غم یااِلٰہی
شرابِ محبّت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
مجھے دیدے ایمان پر استقامت پئے سیدِ محتشم یا اِلٰہی

1 …عُیُونُ الحکایات، صفحہ: 197 خلاصۃً۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا	پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یااِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): تکلیف مت دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے کھائی والوں کا واقعہ سُنا، اس قرآنی واقعہ سے ایک اور اَہَم بات جو ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے، وہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم ہی میں ذِکر فرمائی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، اَلْبُرُوج:10)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

معلوم ہوا؛ مسلمان کو تکلیف پہنچانا بہت سخت گُناہ اور خوفناک جُرم ہے، اس کی سزا بہت خطرناک ہے۔ دیکھئے! بادشاہ جو خُدائی کا دعویٰ کرتا تھا، اس نے مسلمانوں کو ناحق تکلیف پہنچائی، انہیں آگ میں جلایا، اس کا نتیجہ کیا نکلا...؟ اللہ پاک کا قہر و غضب جوش پر آیا اور بادشاہ اور اس کے سپاہی اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہوگئے۔

اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ! اللہ پاک ہمیں ایسے خطرناک جرم اور ایسی خوفناک سزا سے محفوظ فرمائے۔

حقوق العباد! آہ! ہو گا مرا کیا؟	کرم مجھ پہ کر دے کرم یااِلٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے	ہو مجھ ناتُواں پر کرم یااِلٰہی!

اے عاشقانِ رسول! بہت افسوس کی بات ہے کہ آج کل مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے

کو بہت معمولی سمجھا جانے لگا ہے، لوگ بے دھڑک دوسروں کو تکلیف پہنچا دیتے ہیں اور بالکل بھی نہیں ڈرتے ❁ کوئی چغلیاں کھا کر دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے ❁ کوئی گالیاں دے کر دِل دکھاتا ہے ❁ دوسروں کے مال پر ناحق قبضہ جما کر ❁ بلا قصور اور بے محل غصّہ جھاڑ کر ❁ مار کر ❁ مروا کر ❁ لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر ❁ ناپ تول میں کمی کر کے ❁ مال لُوٹ کر ❁ مذاق اُڑا کر ❁ طعنوں کے تیر برسا کر ❁ پرینک (**Prank**) کے نام پر دوسروں کی عزّتِ نفس (**Self-Respect**) اُڑا کر ❁ سوشل میڈیا پر ویڈیوز وائرل کر کے اور ❁ نہ جانے کس کس انداز میں دوسروں کو تکلیف پہنچائی جا رہی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ دوسروں کو تکلیف پہنچا کر لوگ خوش ہوتے ہیں، خود کو بہادر خیال کر رہے ہوتے ہیں، دوسروں کو دھوکہ دینے کو اپنی ہشیاری قرار دے رہے ہوتے ہیں، لہٰذا نہ توبہ کی طرف بڑھتے ہیں، نہ اپنی آخرت کی فِکْر کرتے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مفہوم: آہ! افسوس...!! قوم کا سرمایہ لُٹ گیا۔ اس سے بھی بڑا نقصان یہ ہے کہ قوم کو اپنے اس نقصان کا احساس تک نہیں ہے۔

گُناہ تو کیا، پھر اس پر شرمندگی مل جائے تو یہ بھی بڑی بات ہے مگر افسوس! آج کل لوگ دِل دُکھا کر شرمندہ بھی نہیں ہوتے، مُعَافِی مانگنا بھی گوارا نہیں کرتے، الٹا اس پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہمارے دِل میں مسلمان کی عزّت بیٹھ جائے، ہم اپنے مسلمان بھائیوں کا احترام کرنا سیکھ جائیں۔ یقین مانیئے! اسلام میں امن و سکون (**Peace**)، بھائی چارے

اور آپس کے پیار محبّت کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جو لوگ اس اسلامی بھائی چارے کو نقصان پہنچاتے، اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف دیتے یا ان کی عزّتِ نفس کو نقصان پہنچاتے ہیں، وہ بہت بُرے لوگ ہیں۔

بُرے اور بھلے بندے کی پہچان

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بُروں کی خبر نہ دوں؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں ہمارے بُرے بَھلوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا بھلا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے اَمْن ہو اور تمہارا بُرا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔ [1]

اس حدیثِ پاک کی شرح کا خُلاصہ ہے کہ وہ بندہ کہ لوگوں کے دِل اس کی طرف سے مطمئن ہوں، لوگ اس کے بارے میں یہ اعتماد رکھتے ہوں کہ یہ شخص کسی کو تکلیف نہیں دیتا بلکہ جہاں تک ہوسکے دوسروں کی خیر خواہی ہی کرتا ہے، ایسا شخص بہت اچھا ہے جبکہ وہ بندہ جس سے لوگ ڈرتے ہوں، اس سے بھلائی کی اُمّید نہ رکھتے ہوں، اس کے شَر سے بچنے کی کوشش کرتے ہوں، ایسا شخص بہت بُرا آدمی ہے۔ [2]

مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب اسلام ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت کے تحفظ

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب: 72، صفحہ: 544، حدیث: 2263۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 579 خلاصۃً۔

کی ضمانت دیتا ہے۔ آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ** یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (1)

مشہور مُفَسِّر قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی بے عزتی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلمًا قتل نہ کرے کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ (2)

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! یا بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشے (*Profession*)، نسب یا غربت و اِفلاس وغیرہ کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی، وہ سندھی، وہ سرحدی، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ مختلف لکڑیوں کو آگ جلا دے تو اس کا نام راکھ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی! (3)

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

طَبَرانی شریف میں ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم...الخ، صفحہ:995، حدیث:2564۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:553 بتغیر قلیل۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:552 ملتقطًا۔

نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ (یعنی) جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[1]

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں
اماں تیرے اَبدی عذابوں سے پاؤں

بدترین جُرم

حضرت فُضَیل رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتّے اور سُور کو بھی ناحق اِیذا (یعنی تکلیف) دینا حلال نہیں تو مسلمانوں کو اِیذا دینا کس قدر بدترین جُرم ہے۔[2]

آگ میں پھینک دیا جائے گا

مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے جس کے پاس درہم (یعنی مال و دولت) اور ساز و سامان نہ ہو وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی

1 ... معجمِ اوسط، جلد:2، صفحہ:387، حدیث:3607۔
2 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:22، سورۂ احزاب، زیرِ آیت:58، صفحہ:789۔

خطائیں لیکر اس ظالِم پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (1)

گھور کر دیکھنا بھی منع ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام ایسا پیارا دِین ہے کہ دوسروں کو مارنا، گالیاں دینا، کسی کا مال لوٹنا یا عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑانا تو دُور کی بات، ہم کسی کو غُصّے سے گھور کر دیکھیں، ہمارا اسلام ہمیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظروں سے گھورے اللہ پاک اسے قیامت کے دن ڈرائے گا۔ (2)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے یعنی جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصور تیز نظر سے گھور کر ڈرائے ورنہ قصور مند کو گھورنا ڈرانا ضروری ہے۔ (مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو رحمت کی نظر سے دیکھنا ثواب ہے کہ اللہ پاک اسے عنایت کی نظر سے دیکھے گا۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! کتنی پیاری بات ہے، ہم کسی کو گُھور کر دیکھیں اور اسے بُرا لگے، تکلیف ہو، ہمیں اس کی بھی اجازت (**Permission**) نہیں ہے۔ کاش! ہم دوسروں کے خیر خواہ، اپنے مسلمانوں بھائیوں سے محبّت رکھنے والے، نیک، ہمدرد اور رحمدِل مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں۔

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، صفحہ: 1000، حدیث: 2581 بتغیر قلیل۔
2 ... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی ذکر... الخ، جلد: 6، صفحہ: 50، حدیث: 7468۔
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 5، صفحہ: 369، 370 ملتقطاً۔

لوگوں کو ستانے کی سزا

ایک شخص حضرت حَسَن بصری رحمۃُ اللہ علیہ کی مجلس میں آکر لوگوں کو تکلیف دیا کرتا تھا، جب اس کی شرارتوں کا سلسلہ حد سے بڑھنے لگا تو آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! تُو اس شخص کے تکلیف پہنچانے کو خوب جانتا ہے، تُو جس طرح چاہے ہمیں اس کے معاملے میں کفایت فرما۔ اُسی وقت وہ شخص کھڑے کھڑے گر کر مر گیا اور اس کی لاش (**Dead Body**) چارپائی پر رکھ کر اس کے گھر لے جائی گئی۔ (1)

لڑکے کے پَیر پر پیر آگیا

ایک روز ہم امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ! یعنی جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے اِنْتِقام خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟ یہ سنتے ہی امام اعظم رحمۃُ اللہ علیہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قَدَر کیوں گھبرا گئے؟ فرمایا: کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔ (2)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفےٰ خدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (3)

***

1 …جامع العلوم والحکم، الحدیث الثامن والثلاثون، صفحہ: 376۔
2 …اَلْمَنَاقِبِ لِلْمُوَفَّق، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضائل لہ شتی، جلد: 2، صفحہ: 148۔
3 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 573۔

بُرے خاتِمے کے 4 اَسْباب

شرحُ الصُّدور میں ہے: بعض عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہ علیہم فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے 4 اَسْباب (Reasons) ہیں: (1): نماز میں سُستی (2): شراب نوشی (3): والدین کی نافرمانی (4): مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (1)

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت | پئے سیِّدِ مُحْتَشَم یا الٰہی (2)

(3): مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

پیارے اسلامی بھائیو! دوسروں کو تکلیف دینا اتنا سخت گُناہ ہے جس سے اللہ پاک کا غضب جوش پر آجاتا ہے اور بعض اوقات اس خطرناک گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی دے دی جاتی ہے۔ حضرت امام محمد بن احمد ذَہبی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: میرا معاملہ بڑا عجیب و غریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی، میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا، میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا،

---

1 ...شرحُ الصُّدور، الباب العاشر، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، صفحہ: 28۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 110۔

مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضا کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔ میں نے بڑی مشکل سے مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا، پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے اسے گواہ بنا کر آیندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔ [1]

قُوَّت اور طاقت کا نشہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بہت ہی خطرناک (**Dangerous**) باطنی بیماری ہے: **قُوَّت کا نشہ**۔ ہمیں اس بیماری کو اپنے اندر سے لازمی ختم کر لینا چاہئے کیونکہ ظُلم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو۔

تاریخِ اُمَم کا یہ پیامِ ازلی ہے | اے صاحبِ نظراں! نشۂ قُوَّت ہے خطرناک

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضَروری نہیں ہے، بہت دفعہ

[1] ...الکبائر، الکبیرۃ السادسۃ والعشرون ظلم، فصل فی الحذر...الخ، صفحہ: 80 ملتقطًا۔

طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تصوُّر کر لیتے ہیں۔ مولانا رُوم رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نفسِ کَس را فِرْعَوْن نیست | لَیک اُوْ را عَوْن کَس را عَوْن نیست

ترجمہ: کون ہے جس کا نفسِ اَمّارہ فِرعَون نہیں، ہاں! فِرْعَوْنِ مِصر کو تخت ملا تھا، سب کو تخت نہیں ملتا۔

یہ اَصْل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کر لے، **میں، میں** نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کر لے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرْعَون کو مار لے حقیقت (***Reality***) میں وہ شخص ظُلْم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشَرے (***Society***) میں غور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے ہمیں اپنے اندر کے فِرْعَون (یعنی نَفْسِ اَمّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہو گی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام جلال میں ہیں تو اس نے عاجزی کی، اپنے پروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضر ہوا اور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت

کا ذِکر سنتا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعاف کر دیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے، کاش! ہم عاجزی کے پیکر بن جائیں، کاش! پکّے سچّے حسینی بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنا بھی عشقِ رسول بڑھانے کا ایک طریقہ ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل روشن ہو گا، عشقِ رسول نصیب ہو گا، محبتِ اِلٰہی نصیب ہو گی اور دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: مدنی مذاکرہ۔

امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سننے کی کوشش فرمایئے۔

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیز وادی میں بھٹک رہا تھا۔ ہر وقت دل و دماغ پر فیشن کا بھوت سوار رہتا اور نیکیوں سے دُور دُنیا کی

[1]... تفسیر خازِن، پارہ: 19، سورۂ نمل، زیرِ آیت: 21، جلد: 3، صفحہ: 342 خلاصۃً۔

رنگینیوں میں گم ہو کر زندگی برباد کر رہا تھا۔ ایک بار ایک مبلغ نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی بھرپور ترغیب دلائی، چنانچہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مجھے اعتکاف کی سعادت ملی، اجتماعی اعتکاف کا پُر کیف ماحول، پُر سوز بیانات، سحر و افطار کے روحانی مناظر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے علمی و روحانی **مدنی مذاکروں** اور رقت انگیز دعاؤں نے دل سے گناہوں کا میل صاف کر دیا۔ میری گناہوں سے تاریک زندگی میں عشقِ مصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ میں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، الحمدللہ داڑھی شریف سے چہرہ سجالیا، سر پر عمامہ کا تاج سجایا اور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اختیار کر لیا۔[1]

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی | صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل اپلی کیشن بنام **اوقاتِ نماز (Prayer Times)** جاری کی ہے ✤ اس اپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ (Qibla Direction) معلوم کیے جا سکتے ہیں ✤ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل، اذکار (روحانی علاج)، مدنی چینل ریڈیو، نماز کے اوقات میں موبائل کو **Silent** کرنے کی سہولت

---

1 ...بدچلن کیسے تائب ہوا؟، صفحہ:12 تا 14 بتغیر۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:180۔

اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یاربّ! تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): اللہ پاک کو چھینک پسند ہے۔[3] (2): جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِيْن، اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِيْن کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: يَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[4]

اے عاشقانِ رسول! چھینک کے وقت سر جھکائیے، مُنہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا چاہیئے، بہتر یہ ہے کہ

---

1 ...الزہد الکبیر، صفحہ: 118، حدیث: 207۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 115۔
3 ...بخاری، کتاب: الادب، باب: مایستحب من العطاس، صفحہ: 1540، حدیث: 6223۔
4 ...معجم کبیر، جلد: 6، صفحہ: 13، حدیث: 12117۔

اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لله عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❁ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً (اسی وقت) یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سُن لے ❁ جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِيْكُمُ اللهُ، وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے) ❁ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ❁ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا ❁ چھینکنے والے کو چاہیئے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے ❁ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لله کہے تو دوبارہ جواب وَاجِب نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے ❁ جواب اس صورت میں وَاجِب ہو گا، جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لله کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں ❁ خُطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے ❁ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گیا مگر بہتر یہی ہے کہ سب جواب دیں ❁ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لله کہا تو سننے والا اس کا جواب دے ❁ نماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لله کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے ❁ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیت سے اَلْحَمْدُ لله کہا تو آپ کی نماز ٹوٹ گئی ❁ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لله

کہا تو جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللہُ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے) کہا جائے۔[1]

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…550 سنتیں اور آداب، صفحہ:36، 37۔

2…وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(4)

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

---

1 …مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 …تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔